ام المومنین

جناب ماریہ قبطیہ رض

از

عالیجناب مولانا مقبول احمد صاحب قبلہ نوگانوی

ممتاز الافاضل مد ظلہ

ناشر

سکینہ یتیمین حسینی اسلامک ایسوسی ایشن نزد بنگلہ سویلان

جولائی ۱۹۵۹ء

WARNING

Copyright & Printing: All rights of these Books DVDs are reserved with Imamia Organization Pakistan, Peshawar Region Only.
Reproduction of these DVDs or copy & sale is illegal & is an offence under section 66, 66-B of copyright ordinance 1962, which is punishable imprisonment of Three years or fine of Rupees One Lac or both.

Islamic Digital Library
More then
350 Books Available

Imamia Organization

Pakistan

Peshawar Region

Cell: 03435511505

تعارف

یہ رسالہ پہلی بار امامیہ مشن لکھنؤ نے جناب میجر خورشید صاحب کشمیری مرحوم کی فرمائش پر فروری ۱۹۷۴ء میں شایع کیا تھا جو اب نایاب ہو چکا ہے رسالہ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسکینڈ نیویں حسینی اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ سویڈن اس کی دوسری اشاعت کا شرف حاصل کر رہا ہے

آنریری جنرل سکریٹری

علی حسین معروف رضا احمد

جولائی ۱۹۹۹ء

باسمہٖ سبحانہٗ تعالٰی

اُم المؤمنینؑ

جناب ماریہ قبطیہؓ

نام و نسب

آپ کا نام ماریہؓ اور کنیت ام ابراہیم تھی آپ کے والد شمعون (استیعاب ج ۲ صفحہ ۷۶۱) اور ماں رومیہ تھیں (اصابہ ج ۸ صفحہ ۱۸۵) قبطی خاندان سے تھیں اس لئے آنحضرت نے فرمایا استوصوا بالقبط خیراً فانّ لھم ذمۃ و رحما۔ خاندان قبط کے بارے میں تم کو نیکی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ ان سے سلسلہ رحم و ذمہ ہے یعنی والدہ ماجدہ حضرت ابراہیمؑ اور والدہ ماجدہ حضرت اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ دونوں اسی خاندان سے ہیں۔ (طبقات ج ۸ صفحہ ۱۵۴)

وطن

آپ مصر کے ایک ضلع انصایا انص کے ایک گاؤں حفن کی رہنے والی تھیں۔ (طبقات ج ۸ صفحہ ۱۵۳)

اسلام لانے سے قبل کا مذہب

آپ اور آپ کی بہن سیرین کے متعلق اگرچہ رجال و سیر کی عام کتابوں میں اس بات کی تصریح نہیں ملتی کہ وہ عیسائی تھیں لیکن بعض قرائن کی بناء پر انھیں اہل کتاب صحابیات کے زمرہ میں لے لیا گیا ہے پہلا قرینہ یہ ہے کہ وہ قبطی تھیں اور معلوم ہے کہ مصر کے قبطی عموماً عیسائی تھے چنانچہ زرقانی نے ماریہؓ کے حالات میں قبطی کے لفظ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے نسبۃ الی القبط ای نصاریٰ مصر (قبطی مصر کے عیسائی تھے)

حالات

حضرت ماریہؓ کو مقوقس خدیو اسکندریہ نے تحائف کے ہمراہ آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا تھا آپ کا ایک چچازاد بھائی مابور اور ایک بہن سیرین بھی ہمراہ تھیں۔ آنحضرتؐ نے سیرین کو حسان بن ثابت اپنے مداح کو بخش دیا تھا جس سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے (طبقات ج ۸ صفحہ ۱۵۳) ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ جناب ماریہؓ اور ان کی بہن سیرین کو حاطب ہی نے مشرف باسلام کیا اور مابور آنحضرت کی خدمت میں آکر اسلام لائے۔ یہ ہدایا ۷ھ میں مدینہ منورہ پہنچے آنحضرتؐ نے پہلے ماریہؓ کو حارثہ بن نعمان کے مکان میں جگہ دی پھر اس کوٹھے پر جو مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت ماریہؓ پر پردہ فرض کیا گیا تھا اور آپ کے بھائی مابور کے علاوہ کسی کو آنے کی

اجازت نہیں تھی۔(اصابہ ج ۸ صفحہ ۱۵۸)

نواب زادہ الحاج سید جعفر علی خاں اثر یالقابہ رامپوری نے جناب ماریہؓ کو اسوقت تک جبکہ آپ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئی ہیں باکرہ ثابت کیا ہے اور بڑی دلچسپ بحث کی ہے وہ لکھتے ہیں :۔ہدیہ یا تحفہ جو ایک طرح سے قریب قریب ہم معنی ہو جاتے ہیں ہدیہ کئی طرح سے پیش کیا جاتا ہے

۱۔ایک بڑا چاہت کے ساتھ کسی چھوٹے کو ہدیہ بھیجتا ہے اس کی سب سے اعلیٰ مثال اللہ جل شانہٗ تعالیٰ کا اپنے رسولؐ پر درود بھیجنا ہے ان اللہ وملئکتہٗ یصلون علی النبیؐ الخ۔

۲۔دو برابر کی شخصیتیں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتی ہیں۔

۳۔کوئی چھوٹا کسی بڑے کو ہدیۃً کوئی شے پیش کرتا ہے۔

۴۔کوئی میزبان اپنے مہمان کو ہدیۃً کوئی شے دیتا ہے۔

ان چاروں قسموں کے لئے کچھ وجوہ بھی ہوتے ہیں۔

(الف) عزت افزائی کرنا۔

(ب) کسی کو خوش کرنا۔

(ج) کسی سے منفعت حاصل کرنے کے لئے وہ دینی ہو یا دنیوی۔

(د) ازراہ تملق وخوشامد۔

بہر حال مقوقس والی مصر واسکندریہ نے جو ہدیہ میں جناب ماریہ قبطیہ کو سرور کائناتؐ کے حضور میں بھیجا وجہ اول کے علاوہ چاروں وجوہ میں سے ایک وجہ قرار پا سکتی ہے ہدیہ یا تحفہ عمدہ شے ہوتی ہے کوئی بد شکل یا بد خلق یا غیر باکرہ کنیز تو ہدیۃً آنحضرتؐ کے حضور میں پیش کرنا سمجھ میں نہیں آتا اور تاریخ میں ہدیہ لکھا ہے لغت عرب میں ہدیہ قربانی کے چوپائے کو بھی لکھا ہے وہ بھیڑ ہو یا بکرا اونٹ ہو یا دنبہ سب کے لئے شرط یہ ہے کہ اس چوپائے میں کوئی نقص نہ ہونا چاہئے اور یہاں آنحضرتؐ کو ہدیہ میں ماریہؓ

بھیجی جاتی ہیں اگر کنواری نہ ہوں، خوبصورت نہ ہوں یا خلیق نہ ہوں تو ہدیۂ بھیجنے میں نقص ہی نقص رہ جائیگا تاریخ میں مقوقس کا نام ملتا ہے اور یہ بھی ملتا ہے کہ یہی مقوقس سرور کائنات ؐ کو ہدئے اور تحفے بھیجا کرتا تھا تو جان لیجئے کہ یہ کام حضور ؐ کو خوش کرنے کے لئے یا کسی منفعت حاصل کرنے کے لئے یا پھر ازراہ تملق مگر زیادہ تر یہ کہ ازراہ عقیدت کیا کرتا تھا-(ہفت روزہ سرفراز لکھنؤ جلد ۱۵، ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء نمبر ۲)

اور مولوی شبلی نعمانی نے جناب ماریہؓ کا آنحضرت ؐ کی نکاحی ازواج میں ہونے پر استدلال کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ عزیز مصر مقوقس کو حضرت رسول خدا ؐ نے ایک خط لکھا تھا اس کے جواب میں اس نے عربی زبان میں یہ خط لکھا لمحمد ابن عبداللہ من المقوقس عظیم القبط سلام علیك امابعد فقد قرأت كتابك وفهمت ما ذكرت فيه وما تدعو اليه وقد علمت ان نبيا يبقى وكنت اظن ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان من القبط عظيم وكسوة واهديت اليك بغلة لتركبها والسلام عليك-

ترجمہ :- محمد ؐ بن عبداللہ کے نام رئیس قبط کی طرف سے سلام علیک کے بعد،

میں نے آپ کا خط پڑھا اور اس کا مضمون اور مطلب سمجھا مجھ کو اس قدر معلوم تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ شام میں ظہور فرمائے گا- میں نے آپ کے قاصد کی عزت کی اور دو لڑکیاں بھیجتا ہوں جن کی قبطیوں میں (مصر کی قوم) بہت عزت ہے-

جاریہ لڑکی کو بھی کہتے ہیں اور لونڈی کو بھی ارباب سیرت ماریہ قبطیہؓ کو لونڈی کہتے ہیں لیکن مقوقس نے جو لفظ انکی نسبت

لکھا ہے یعنی یہ کہ مصریوں میں ان کی بڑی عزت ہے یہ لونڈیوں کی شان میں استعمال نہیں کیے جا سکتے بایں ہمہ عزیز مصر اسلام نہیں لایا دو لڑکیاں جو بھیجی تھیں ان میں ایک ماریہ قبطیہؓ جو حرم نبیؐ میں داخل ہوئیں دوسری سیرین تھیں جو حسان کے ملک میں آئیں خچر کا نام دلدل تھا جنگ حنین میں آپؐ اسی پر سوار تھے طبری نے لکھا ہے کہ ماریہؓ اور سیرینؓ حقیقی بہنیں تھیں اور حضرت حاطب ابن بلتعہ جن کو آنحضرتؐ نے مقوقس کے پاس خط دیکر بھیجا تھا ان کی تعلیم سے دونوں خاتون خدمت نبیؐ میں پہونچنے سے پہلے اسلام قبول کر چکی تھیں اس واقعہ کو اس حیثیت سے دیکھنا چاہئے کہ یہ دونوں خاتون لونڈیاں نہ تھیں اور اسلام قبول کر چکی تھیں اس لئے آنحضرتؐ نے ماریہ قبطیہؓ سے نکاح کیا ہوگا نہ کہ لونڈی کی حیثیت سے وہ آپ کے حرم میں آئیں۔(سیرۃ النبی جلد ا صفحہ ۲۷۴) مولوی شبلی کی اس عبارت

سے دو باتوں کا انکشاف ہوا۔

ا۔ام المومنین جناب ماریہ قبطیہؓ شاہ مقوقس کی طرف سے بھیجا ہوا بہترین ہدیہ تھا اس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ تھا۔ مولوی شبلی کے مزاج وطبیعت نے ان کے لونڈی ہونے کو بھی قبول نہیں کیا ہے اس لئے کہ یہ بھی ان کے شرف میں ایک کمی کا باعث ہوتا تو پھر وہ ان کے بیوہ ہونے کو کب قبول کر سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ مولوی شبلی ماریہ قبطیہؓ کو باکرہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔

۲۔جناب ماریہ قبطیہؓ آنحضرتؐ کے حرم میں نکاح کے بعد داخل ہوئیں۔

حکیم سردار محمد خاں نشاط نے بھی جاریہ کا ترجمہ لڑکی کیا ہے اور لکھا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ حضورؐ نے ماریہ قبطیہؓ سے نکاح کیا ہوگا کیونکہ عادت شریفہ تھی کہ جب کوئی غلام یا لونڈی حضورؐ کے قبضہ میں آتی تھی تو حضورؐ اسے آزاد فرمادیتے تھے نیز

شاہ مصر کے خط سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں (ماریہؑ اور سیرینؓ) لونڈیاں نہ تھیں بلکہ ان کی قبطیوں میں خاص عزت تھی۔(ازواج النبی مولفہ محمد سرور خاں نشاط صفحہ ۱۱۵) جاریہ کے لغوی معنی بھی لڑکی اور لونڈی دونوں ہیں۔(مولف)

اب اس تحقیق کے بعد حضرت عائشہ کو کیا حق رہ جاتا ہے کہ وہ یہ فرمائیں کہ "کسی باکرہ لڑکی کو زوجیت آنحضرتؐ کا شرف سوائے میرے حاصل نہ ہوا" (حبیب السیر جلد ۱ صفحہ ۴۲۴، عائشہ ترجمہ محمد احمد پانی پتی صفحہ ۳۹)

ابن سعد نے لکھا ہے کہ جناب ماریہؑ نہایت حسین و جمیل تھیں آنحضرتؐ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں قالت عائشہ ماغرت علی امراۃ الا دون ما غرت علی ماریۃ وذالک انہا کانت جمیلۃ کہ مجھے ازواج نبیؐ میں جس قدر رشک وحسد ماریہ قبطیہؑ سے تھا اتنا کسی سے نہ تھا اس لئے کہ

وہ نہایت جمیل تھیں اور آنحضرتؐ ان کو چاہتے تھے۔(طبقات ج۸ صفحہ ۵۳ او اصابہ ج۸ صفحہ ۱۸۵)

آپ کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ ذی الحجہ ۸ھ کو پیدا ہوئے سلمٰی خادمہ نبیؐ نے قابلہ کے فرائض انجام دیئے اور ابو رافع شوہر سلمٰی نے مژدہ ولادت دیا حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یا ابا ابراھیم کہہ کر سلام کیا۔(طبقات ابن سعد ج۸ صفحہ ۱۵۵)

انسؓ سے روایت ہے کہ صبح کو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آج شب کو میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام میں نے اپنے باپ (جد) ابراہیمؑ پیغمبر اسلام کے نام پر رکھا ہے پھر آپ نے ابراہیمؑ کو ام سیف کے حوالہ کر دیا اور وہ مدینہ کے ایک لوہار کی بیوی تھی۔حضرت ابراہیمؑ کا عقیقہ آپ نے ان کی پیدائش کے ساتویں دن کیا تھا اور ان کا نام بھی ساتویں دن رکھا تھا ان کے بالوں کے ہموزن چاندی آپ نے خیرات کی تھی اور لوگوں نے

ان کے بال دفن کر دیے تھے پھر ابراہیمؑ کو دودھ پلانے کے لئے
ام سیف کے حوالہ کر دیا تھا جو مدینہ کے ایک لوہار کی بیوی تھی
جس کا نام ابو سیف تھا اور زبیر نے کہا ہے کہ انصار میں باہم یہ
جھگڑا ہوا کہ حضرت ابراہیم کو دودھ کون پلائے وہ چاہتے تھے کہ
جناب ماریہؑ کو رسولؐ خدمت کے لئے رہنے دیں ان سے دودھ
پلانے کی خدمت نہ لیں اس لئے کہ حضرتؐ کو ان سے محبت تھی
پھر ام بردہ آئیں جن کا نام خولہ بنت منذر تھا جو زوجہ تھیں براء
بن اوس کی، انھوں نے رسولؐ سے ان کے دودھ پلانے کے
لئے کہا چنانچہ وہ ابراہیم کو دودھ پلایا کیں رسولؐ نے ام بردہ کو
کچھ درخت چھوہارے کے دیے تھے (ترجمہ اسد الغابہ ج ا
صفحہ ۵۰)

آنحضرت جناب ابراہیم سے بہت محبت فرماتے تھے ایک روز
جناب ابراہیم اور امام حسینؑ دونوں حضرت کے زانوں پر تشریف

فرماتے تھے کہ جبرئیل امین آئے اور عرض کی کہ مصلحت الٰہی یہی
ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر تصدق
فرمادیجئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر حسینؑ کو ابراہیمؑ پر فدیہ کروں
تو علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ اور خود مجھے غم ہوگا اور اگر ابراہیم کو حسینؑ پر
فدیہ کروں تو صرف مجھ کو غم ہوگا چنانچہ آپ نے ابراہیم کو حسینؑ
پر فدیہ کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا چند ہی روز بعد حضرت ابراہیم کا
انتقال ہوگیا حضرت فضل ابن عباس نے غسل دیا اور قبر میں
اتارا۔ (طبقات ج ۸ صفحہ ۱۵۵)

واقدی کا کہنا ہے کہ وفات کے وقت حضرت ابراہیم اٹھارہ مہینے
کے تھے اور محمد بن موسیٰ مخزومی کہتے ہیں کہ وہ اس وقت سولہ
مہینے اور آٹھ دن کے تھے۔

ابراہیم کی موت پر آپؐ فرماتے تھے اے ابراہیم ہم تمہاری
جدائی پر بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل غمگین ہے۔

رسولؐ نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم ان کو عثمان بن مظعون کے
پاس دفن کریں گے یہ کہہ کر آپ نے بقیع میں دفن کر دیا۔ فضل
ابن عباس نے ابراہیمؑ کو غسل دیا اور اسامہ بن زید قبر میں اترے
اور رسولؐ قبر کے کنارے بیٹھے رہے حضرت ابراہیمؑ کی قبر پر پانی
چھڑکا گیا۔

جب جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو جناب ماریہؑ لخت جگر کی جدائی
سے بے قابو ہو کر رونے لگیں آپ کی بہن سیرین کو اگرچہ اپنی
محبوب بہن کے بچے کے مرنے کا غم کم نہ تھا لیکن انھوں نے
اپنے جذبات پر قابو رکھا اور جناب ماریہ کو سمجھاتی رہیں۔

جناب رسالت مآبؐ حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر فرمارہے تھے
اے ابراہیمؑ تمہاری جدائی سے ہم بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی
ہے اور دل غمگین ہے مگر ہم زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے
جس سے پروردگار ناراض ہو۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ۱ صفحہ ۵۱)

معلوم ہوا کہ کسی مرنے والے کے غم میں رونا اور رنجیدہ ہونا
بدعت، حرام اور خلاف سنت رسولؐ نہیں ہے بلکہ عین اتباع
رسولؐ ہے۔

بزم ازواج میں جناب خدیجہؑ کے بعد یہ شرف ام المومنین جناب
ماریہ قبطیہؑ کو حاصل ہوا کہ رسولؐ کو ان سے اولاد ملی یہ دوسری
بات ہے کہ خود قدرت ہی کو یہ منظور تھا کہ اس کے حبیبؐ کی
اولاد صرف ایک ہی رہے اور وہ **بیٹی** ہو پھر یہ کہ سیدۃ النساء
العالمینؑ جگر گوشہ رسولؐ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی اولاد سے
ہی سرور کائناتؐ کی نسل چلے سبط اکبرؑ اور سبط اصغرؑ ابن رسول
اللہ کہلائیں بلکہ سلسلہ امامت کے اور نو حصہ ہائے نور بھی ابن
رسول اللہ کہلائیں جائیں۔ حضرت سیدۃ النساء العالمینؑ کے اور بھی
نام اور خطاب ہیں شہزادی نور کو فاطمہ زہراؑ، شفیعہ روز جزا، بقیۃ
الرسالۃ ام الائمہ، بتول، عذراؑ، انسیہ حوراء، معصومہ عالم،

صدیقہ طاہرہ بضعۃ النبوۃ - ان ناموں اور خطابوں سے حضور ہی مراد ہوتی ہیں مگر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہزادی نور کو ایک اور خاص نام سے خطاب کیا ہے یعنی حضور کو ام ابیہا کہہ کر پکارا ہے -

(اس کے معنی اپنے باپ کی ماں) ہوتے ہیں اسی سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نسل رسالت کی ماں ہیں - حضرت ماریہ قبطیہؑ کو چند امہات المومنین پر اتنا شرف حاصل ضرور ہوا کہ ان کے بطن سے ایک فرزند رسولؐ پیدا ہو کر انکی گود میں آیا بعض امہات المومنین کے رسول اللہؐ سے حاملہ ہونے کا اشارہ بھی کسی تاریخ میں نہیں ملتا اگر حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے یہاں حاملہ ہونے کا شبہ بھی سوال پیدا ہو جاتا اور اسقاط بھی ہو جاتا تو ان کے اس شرف میں بھی کیا کچھ نہ لکھا جاتا دیکھئے تو خود مرسل اعظمؐ اپنی امت کی بابت فرماتے ہیں کہ : ان کے اسقاط شدہ بچے

پر بھی روز قیامت فخر کروں گا : اور یہ قول رسولؐ بہت سی کتابوں میں ملتا ہے -(ماخوذ سرفراز مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۷۳ء جلد ۵۱ صفحہ ۲)

جناب ماریہ قبطیہؑ نے بہت جلد حسن خدمت کے ذریعہ حضورؐ کے قلب مبارک میں اپنی جگہ پیدا کرلی تھی مشربہ ام ابراہیم آپ ہی کے گھر کا نام ہے اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حضور کے پینے کا پانی ماریہ قبطیہؑ ہی کے یہاں رہا کرتا تھا پانی پلانے کی خدمت ہر ایک کے سپرد نہیں کی جایا کرتی یہاں زندگی و موت کا سوال ہوتا ہے اس خدمت کے لئے ایسی ہی ذات کا انتخاب کیا جاتا ہے جس پر کامل اعتماد و یقین ہو معلوم ہوا کہ جناب ماریہ قبطیہؑ پر دیگر بعض ازواج کے مقابلہ میں حضور کو اتنا بھروسہ تھا کہ یہ خدمت آپ کے سپرد فرمائی تھی -

اب تک جو حالات ناظرین نے ملاحظہ فرمائے ان سے جناب

ماریہ قبطیہؓ کے بارے میں چھ اہم باتوں کا علم ہوا۔

۱۔باکرہ تھیں۔

۲۔نہایت حسین وجمیل تھیں۔

۳۔ان سے اولاد پیدا ہوئی۔

۴۔رسول کو ان پر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

۵۔ان کا فرزند فدیہ امام حسینؑ ہوا۔

۶۔وہ رسولؐ سے بہت محبت فرماتی تھیں اور آنحضرت کی خدمت کو اپنے حق میں بڑی سے بڑی نیکی سمجھتی تھیں۔

اتنے فضائل کے مجتمع ہونے کے باوجود حضرت عائشہ کا یہ فرمانا کہ رسول کو ان سے صرف ان کے حسن وجمال کی وجہ سے محبت تھی درست نہیں معلوم ہوتا یہ خلاف شان نبوت ہے اور رسولؐ نے خود ان کو اس بات کی طرف متوجہ بھی کردیا ہے کہ تنہا صرف حسن ظاہری کی بناپر کسی سے محبت نہیں کرتا جب

انھوں نے جناب خدیجہؓ کے بارے میں آنحضرتؐ سے یہ کہا تھا کہ کیا آپ اس بوڑھی عورت کو یاد کیے جاتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کو اس سے بہتر دے دی۔ رسولؐ نے فرمایا کہ ہرگز خدیجہؓ سے تم بہتر نہیں ہو۔ پھر آنحضرتؐ نے وجہ محبت والفت کو بیان فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ میں ان سے ان کے حسن وجمال کی وجہ سے محبت کرتا ہوں بلکہ ان کا حسن کردار مجبور کرتا ہے کہ انھیں یاد کروں۔ یہاں ام المومنینؓ کے حسن وجمال کا ثبوت بھی فراہم ہوگیا۔

جناب عائشہ سے مروی جتنی روایات ہیں جن میں انھوں نے بیان کیا ہے کہ تمام ازواج نبیؐ میں آنحضرتؐ مجھ سے محبت فرماتے تھے ان میں اس محبت کے دو ہی اسباب بیان فرماتے ہیں۔

۱۔میرے علاوہ کوئی باکرہ نہ تھی۔

۲-میں خوبصورت تھی۔

عقل کبھی اس بات کو باور نہیں کرتی کہ آنحضرتؐ اس عورت کے مقابلہ میں جس میں یہ دونوں صفات بھی ہوں اور ان کے علاوہ اس کی حسن خدمت اور عقیدت اور اولاد بھی ہو حضرت عائشہ کو اس پر ترجیح دیں گے، معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ ماریہ قبطیہؓ کو جناب عائشہ و حفصہ سے زیادہ چاہتے تھے اور ان سے محبت فرماتے تھے اور اس محبت رسولؐ کی بنا پر ہی یہ دونوں جناب ماریہ قبطیہؓ کی طرف سے آنحضرتؐ کو بددل کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں چنانچہ اس کے ثبوت میں تاریخ کا یہ واقعہ کافی ہے کہ جناب حفصہ نے اپنی باری کے دن جب کہ وہ اپنے میکے گئی ہوئی تھیں اپنے مکان میں واپسی پر آنحضرتؐ کے ساتھ جناب ماریہؓ کو دیکھا تو بہت ناراض ہوئیں حضرتؐ نے فرمایا اچھا میں نے ماریہؓ کو اپنے اوپر حرام کرلیا حضرت حفصہ نے (خوش اعتقادی سے)

حضرتؐ کے اس قول پر اعتماد نہ کیا اور فرمایا لا اقبل دون ان تحلف لی فقال واللہ لا امسھا ابداً۔

جب تک آپ قسم نہ کھائیں میں قبول نہیں کرتی۔آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ماریہؓ کو اب مس نہ کروں گا۔اس پر آیت ذیل نازل ہوئی یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الخ اے رسولؐ جو چیز خدا نے تمھارے لئے حلال کی ہے تم اپنی بیبیوں کی خوشنودی کے لئے کیوں حرام کرتے ہو۔(سورہ تحریم)۔(طبقات جلد ۸ صفحہ ۱۵۴)

نوٹ:-آنحضرتؐ نے رفع شر کے لئے ایسا کہہ دیا تھا کہ میں ماریہؓ کو مس نہیں کروں گا۔حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ہی نے جناب ماریہؓ کو بدنام کرنے کی بھی کوشش کی۔کسی شخص کے ذریعہ معاذ اللہ آپ کو مابور کے ساتھ ناجائز تعلق رکھنے کی تہمت لگادی۔آنحضرتؐ نے امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو حکم دیا کہ

ماہور کو قتل کریں۔ اس وقت ماہور ایک چادر سر سے پاؤں تک اوڑھے ہوئے تھا امیر المومنینؑ جو روانہ ہوئے تو ایک نخلستان میں ملاقات ہوئی امیر المومنینؑ کو غصہ میں شمشیر کشیدہ دیکھ کر لرز گیا وہ چادر گر گئی اور آپ نے معلوم کیا کہ وہ شخص خواجہ سرا ہے اس طرح اس تہمت سے جناب ماریہؓ کو نجات ملی (ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۱۵۴)

ام المومنین جناب ماریہؓ کی شان بہت بلند ہے اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس تحقیق اور ثبوت کے باوجود قرآن نے بھی جناب ماریہ قبطیہؓ کی عصمت پر گواہی پیش کی ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شراً لکم بل ھو خیر لکم لکل امریٔ منھم ما اکتسب من الاثم (پ ۱۸ رکوع ۸ آیت ۱۱) بیشک جن لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی وہ تمھیں میں سے ایک گروہ ہے تم اپنے حق میں اس تہمت کو برا نہ

سمجھو بلکہ یہ تمھارے اپنے حق میں بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس کی سزا خود بھگتے گا۔

جناب ماریہؓ کے بارے میں طبقات ابن سعد میں جو واقعہ نقل کیا گیا ہے اس کو آیت افک کے ذیل میں لایئے تو آیہ کا صحیح مصداق جناب ماریہ قبطیہؓ ہی قرار پاتی ہیں لیکن حکومت وسیاست کے زور پر جناب ماریہ قبطیہؓ کا نام بھی اس آیت کے ساتھ نہیں لیا جاتا صرف اس بنا پر کہ اس سے دیگر چند ازواج پر آپ کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے

بہر حال آپ بڑی کامل الایمان اور مقرب بارگاہ نبوی خاتون ہیں آپ کی حسن خدمت اور حسن سیرت و کردار کی بنا پر رسولؐ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے یہ اور بات ہے کہ اللہ نے آپ کے اندر دونوں خوبیاں پیدا کردی تھیں یعنی آپ کو حسن ظاہری سے بھی نوازا تھا اور حسن باطن بھی دیا تھا۔ آپ کو حضرت عمر ایک رقم

مقررہ دیا کرتے تھے (طبقات ج ٨) محرم ١٦ھ میں آپ کا
انتقال ہوا۔ (استیعاب ج ٢ صفحہ ٧٦١) حضرت عمر نے لوگوں کو
نماز میں شرکت کے لئے بلایا نماز جنازہ پڑھی اور جنت البقیع میں
دفن کیا۔ (اسد الغابہ ج ٥ صفحہ ٤٤٥)

Scandinavian Husaini Islamic Association

Scandinavian Husaini Islamic Association was founded in purpose of islamic propagation, and other islamic services facilities.

We have four departments

1. ***Board of propagation (tabligh).***
   There is allways an Alem-e-deen at your service to **help** you with all kinds of questions in islamic shariah.
2. ***Board of economical aid, etc.***
   Distribution of money (**khums**) to thoose people who are in need of that.
3. ***Medical board.***
   Help to circumcise boys (sunnat), etc.
4. ***Board of social service.***
   We can help you with such problems as, nikah, talaq and other social problems.

.... and also

At the **Husaini Islamic Library** you can borrow all types of islamic litterature (books, magazines, newspapers, etc).

At last our request to our brothers and sisters is to become a member of **Scandinavian Husaini Islamic Association**! The monthly fee is only **25 SEK**.

Donate generously, we have all rights from all great *Ulamas* to use *khums, zakate fitra, nazre hazrat Abbas, imame zamin* and *radde mazalim*.

If there are any questions please contact us.

Thank You!